www.KitaboSunnat.com

مکتوب کویت — محمد بشیر الطیب

علمائے اہلحدیث کا سانحہ ارتحال

(1)

پاسبان مسلک اہلحدیث اور قوم کا عظیم سرمایہ جو کہ ایک ایک کرکے ہم سے جدا ہو گئے۔

علم کے گوہر اور مدبرانہ صلاحیتوں کی مالک وہ مسلک حقہ کی روح رواں شخصیات چند ہی ہفتوں میں جماعت کو یتیم کر گئیں۔ ابھی ایک "غم بساط" اٹھنی بھی نہیں ہوتی تھی تو دوسری دل فرسا خبر سنی جاتی رہی، جن کے غموں سے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی کمر ٹیڑھی ہو کر رہ گئی ہے۔ ان شخصیات کی رحلت سے پیدا ہونے والا یہ خلا مدتوں پر نہیں ہو سکتا۔ کچھ دن قبل ہی یہ روح فرسا خبر سنی کہ حضرت مولانا شیخ الحدیث سلطان محمودؒ ہم کو محروم کرکے مالک حقیقی کو جا ملے ہیں۔ یہ خبر سن کر بہت صدمہ ہوا، باوجود اس کے راقم کو شیخ الحدیثؒ سے شرف ملاقات نہ تھا، لیکن قدرتی طور پر ان کے نام اور علم و فضل کی وجہ سے ان سے محبت تھی۔ جب بھی ان کا نام آتا تو سر فخر سے اونچا ہو جاتا کہ الحمدللہ ہم میں اتنے بڑے شیخ الحدیث موجود ہیں جن کی تعریف اپنوں کے علاوہ ناقد بھی کرتے ہیں

چند دن ہی گذرے تھے کہ جماعت کے سرخیل، علم کے عظیم آفتاب اور شیخ عرب و عجم علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدیؒ کی خبر پاکستان سے محترم پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی نے ٹیلیفون پر جناب عارف جاوید محمدی کو دی۔ انہوں نے اسی وقت میرے ساتھ رابطہ کیا اور بذریعہ ٹیلیفون مجھے خبر دی، جس کا آناً فاناً عرب دوستوں کو بھی پتہ چل گیا۔ میں نے عرب دوستوں کو بھی سخت افسردہ اور غم میں ڈوبا ہوا دیکھا جو شیخ العرب و العجمؒ کے بہت مداح تھے۔ ان یکے بعد دیگرے دونوں خبروں نے بہت غمگین کیا۔ اس وقت شدید احساس ہو رہا ہے کہ ہم قحط الرجال کے دور میں ہیں کیونکہ اب انگلیوں پر بھی گنتی سے ایسے بزرگ نہیں ملتے کہ جو ہمارے درمیان موجود ہوں۔

یہ علم کے عظیم گوہر تھے جو کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے گم ہو گئے اور ایسی صلاحیتوں کے مالک بیک وقت محدث، مدرس، مناظر و مقرر تھے اور جن کے علمی تبحر کے اغیار بھی معترف تھے۔

دو سال قبل جب محدث العصر سید بدیع الدینؒ کویت تشریف لائے اور انہوں نے جہاں عربوں کے علاوہ ہمیں بھی اپنے دروس سے مستفید کیا اور شرف زیارت بخشا، وہاں کئی ایک محاضرات عربی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اردو زبان میں بھی ہوئے۔

حضرت شاہ راشدیؒ نے فی البدیہہ خطابات سے جس طرح عربوں کو متاثر کیا یہ ان کا ہی خاصہ تھا۔ عرب حضرت شاہ صاحبؒ کے بہت مداح ہوئے باوجود اس کے کہ وہ پہلے ہی سے شاہ صاحبؒ کے مدح خواں تھے، لیکن اب بالمشافہ سننے سے جو ان پر اثر ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ میں نے کئی عرب دوستوں کو یہ کہتے سنا کہ سبحان اللہ شیخ بدیع فی الواقع ایک عظیم محدث ہے جو بغیر کتاب کے عربی عبارتوں کو اس طرح پڑھتے ہیں ویسا تو عرب بھی نہیں پڑھ سکتے۔ عربوں کے علاوہ یہاں پاکستانی اور ہندی حنفی لوگ بھی بہت متاثر ہوئے۔ آپؒ کم گو تھے لیکن سوال کا جواب بروقت اور مدلل دیتے تھے اور ہر حدیث کو باحوالہ پیش کرتے اور دوسرے فرقہ کی کتب کے صفحات تک بتاتے۔

آپؒ ایک مدبر سکالر ہونے کے ساتھ ساتھ بااخلاق، خوش مزاج اور حق بات کہنے کے عادی تھے۔ جماعتی معاملات کے بارے میں بڑی کھلی سوچ کے مالک تھے۔ گفتگو میں شائستگی اور اخلاص میں پختگی کا یہ عالم تھا کہ جو شخص آپؒ کے حلقہ میں ایک مرتبہ آتا تو آپؒ ہی کا ہو کر رہ جاتا۔ آپؒ کے چہرہ سے رعب کی کرنیں نمایاں رہتی تھیں جس سے بڑے بڑے لوگ بھی خائف تھے اور آپ سے بات کرتے وقت لرزتے تھے۔

ابھی کویت کی "مسجد شائع" میں سید بدیع الدین شاہ راشدی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کئے ایک ہی دن گزرا تھا کہ دوسرے دن ایک اور دل فرسا خبر پڑھی، جس سے جماعتی خلا کا احساس شدید تر ہو گیا —— آہ....! مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق بھی ہم کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

وہ صحیح افکار، گہری سوچ اور ہمیشہ مسلک حقہ کی تڑپ رکھنے والے عظیم قائد تھے، جنہوں نے اپنی زندگی کو جماعتی سرگرمیوں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ اپنی انہی صلاحیتوں کی وجہ سے ہمیشہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی باگ ڈور بڑی عقل و فراست کے ساتھ سنبھالے رکھی اور جماعت کو ایک دور سے نکال کر ایک نئے دور میں داخل کر دیا جس سے جماعتی زندگی کو ایک نئی روح ملی اور ایک نیا ولولہ میسر آیا۔ یہ سب کچھ ان کے اخلاص کی وجہ سے تھا کہ ہر دور میں وہ اپنے آپ کو جماعتی امور میں پیش پیش رکھتے اور ساری زندگی مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ساتھ وابستہ رہے۔ ہمیشہ جمعیت اہلحدیث کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہو گا کہ انہوں نے جمعیت کے لئے اپنے دامے، درمے، سخنے، قدمے وقف کر رکھے تھے۔ ان کے حسن اخلاق کا یہ عالم تھا کہ وہ دوسروں کے لئے عزت و احترام کو اپنے دل میں جلد دیتے تھے۔ نیز حاجت مندوں کی مالی کفالت کرنا، رشتہ داروں سے نیک سلوک، لوگوں کی عزت و آبرو کا تحفظ، مظلوم کی دستگیری کرنا جیسی صفات ان کی عملی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کا حصہ بن چکی تھیں۔

مہمان نوازی خصوصاً ان کا طرۂ امتیاز تھا اور ان بے پایاں اوصاف کی وجہ سے اغیار بھی ان کے گرویدہ ہو چکے تھے۔ خوش اخلاقی، مہمان نوازی اور اعتدال پسندی کا یہ عالم تھا کہ ہر فرد یہ سمجھتا تھا کہ میرا ان کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق ہے، مگر حقیقی معنوں میں وہ ہر ایک کے دوست تھے اور پختہ اوصاف کی وجہ سے ہر کسی کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آتے تھے۔

آہ.......! ایک اور علمی شخصیت شیخ الحدیث حضرت مولانا داؤد انور جس کی دلدوز خبر موقر مجلہ "اہلحدیث" سے پڑھی اور ساتھ ہی حضرت مولانا عبدالرحمن کیلانی کی وفات کی خبر نے بھی دل کو ہلا کر رکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح علم کے میناروں کو اپنے پاس بلا رہا ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں علم کے چراغ روشن کئے ہوئے تھے جن سے انسانیت اپنی گم کردہ راہ تلاش کر رہی تھی اور یہ ایسا ہی ہو رہا تھا کہ ابھی ایک بساطِ تعزیت ختم نہیں ہوتی تھی تو دوسرے سانحہ سے دو چار ہو جاتے۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد خالد راسخ کی جدائی بھی ایک المیہ سے کم نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں اور بخششوں سے اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ اس عظیم سیل غم میں جناب مولانا عبدالرحمن مدنی اور جناب میاں نعیم الرحمن طاہر اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا عبدالرحمن عاجز

مکتوب حرم مکی

(2)

مسلک اہلحدیث کے داعی اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سرخیل میاں فضل حق کی وفات حسرت آیات کی اطلاع موصول ہوئی۔ اس اچانک المناک خبر سے قلب حزیں پر جو گزری، اس کی تصویر بنوک قلم صفحۂ قرطاس پر مرتسم نہیں کی جا سکتی، آپ نے رقم اور قدم سے دین اسلام کی جو خدمت کی ہے اس کا اندازہ ناممکن ہے، جامعہ سلفیہ فیصل آباد آپ کی زندہ یادگار ہے، اس میں آپ کا بہت سا مالی حصہ شامل ہے۔ جماعت اہلحدیث کی مالی مشکلات میں آپ عموماً تعاون فرماتے رہے ہیں دامے، درمے، قدمے، سخنے آپ ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال بھی بہت دیا تھا آپ راہ خدا میں خرچ بھی بہت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور آپ کا یہ عمل جنت الفردوس میں "بلندیٔ درجات" کا ذریعہ بن جائے۔ رب کائنات پس ماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور آپ کے نقش قدم پر گامزن ہونے کا شرف عطا فرمائے۔

دوسری اندوہناک خبر یہ ملی کہ علامہ سید بدیع الدین شاہ بھی دنیائے دوں سے عالم آخرت کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرف رحلت فرما گئے (رحمتہ اللہ علیہ)۔ آپ علم دین کے دریا تھے، بہت ساری کتابیں تصنیف فرمائیں، آپ علمائے حرمین میں بھی بخوبی متعارف تھے۔ آپ کی وفات سے انہیں بھی دلی قلق ہوا!

یہ علم ہی اللہ کے نبیوں کی وراثت
یہ علم ہی اللہ کے ولیوں کی ہے ثروت
ہوتی ہے جہاں علم شریعت کی اشاعت
آتی ہے وہاں جھوم کے اللہ کی رحمت
ہوسکتی نہیں علم کی دولت پہ قناعت
اک علم ہے جائز ہے جہاں رشک و رقابت
وہ دل نہیں جنت ہے جو ہے علم سے روشن
وہ گھر نہیں دوزخ ہے کہ ہے جس میں جہالت
اک عالم دین کا ہے دہن نافہ آہو
کھلتا ہے وہ جس وقت بکھر جاتی ہے نکہت
مرجاتا ہے جو علم کی تحصیل میں عاجز
اللہ سے پاتا ہے مقامات شہادت

اللہ تعالیٰ آپ کو خلد بریں میں انبیاء و اولیاء، شہداء و اتقیاء اور اصفیاء و علما کی صحبت نصیب فرمائے اور ہم سب کو بھی، اور وہاں اپنے دیدار رشک بہار سے بھی متمتع فرمائے جو جملہ "نعیم جنت" سے اعلیٰ و بالا ہے ـــــ انسان قانون الٰہی کی زنجیر میں جکڑا ہوا موت کی دہلیز پر پڑا ہوا ہے۔

کل شئی ھالک قانون ہے اللہ کا
جس میں مضمر ہیں رموز انقلاب زندگی
حیف، چھاتا جارہا ہے رہگزاروں پر دھواں
ہائے! ڈھلتا جارہا ہے آفتاب زندگی
گر رہی ہے کس طرح بن بن کے ہر موج حیات
مٹ رہا ہے کیسے بن بن کر حباب زندگی
اختتام زندگی اور موت پر؟ ممکن نہیں
موت تو خود کھولنے آتی ہے باب زندگی
قلزم ہستی کی گہرائی میں عاجز ڈوب کر
موت سے تو کر رہا ہے اکتساب زندگی
جانا ہی جب یاد نہیں پھر آنا بھی ناکام گیا
آنے والا جائے گا آخر صبح گیا یا شام گیا

ان سے پہلے مولانا بشیر احمد نعمانی مہتمم کتب خانہ لاہور اچانک وفات پاگئے۔ وہ فیصل آباد تشریف لاکر مجھے گھر پر مل کر گئے۔ لاہور پہنچ کر دوسرے روز سفر آخرت پر چل پڑے، ـــــ میرے اپنے بے شمار رشتہ دار، یار و غمخوار اس فانی دنیا سے منہ موڑ گئے اور ہم گنہگاروں سے تعلق توڑ گئے۔ محلوں کے محلے خالی ہوگئے۔ اچانک اموات کے ان گنت واقعات روزانہ ہو رہے ہیں۔ آنکھیں دیکھ رہی ہیں، کان سن رہے ہیں، اخبارات میں پڑھ رہے ہیں، عبرت، عبرت، عبرت، دفعتاً کر آگیا تجھ کو پیام الوداع ـــــ دفعتاً یہ کیا ہوا تو دیکھتا رہ جائے گا ـــــ یہ ضروری نہیں کہ موت بستر پر آئے گی اور توبہ کی مہلت مل جائے گی۔ موت اچانک بھی آتی ہے اور توبہ کی مہلت بھی نہیں ملتی:

(مَا تَدْرِی نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ) (سورۂ لقمان)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"کسی نفس کو خبر نہیں کل اسے کیا پروگرام پیش آجائے گا اور کسی نفس کو علم نہیں کہ اس کی موت زمین کے کس حصہ پر آئے گی"۔

(إذا أراد الله قبض عبد بأرض فأتى بها حاجة (الحدیث)

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی روح زمین کے کسی حصہ پر قبض کرنا چاہتا ہے تو وہاں پہنچنے کے لئے اسے کوئی حاجت پیش آجاتی ہے"

کچھ دنوں کی بات ہے مسجد الحرام میں نماز مغرب کے بعد چند نوجوان خوبصورت چہرے والے حطیم کے پیچھے کھڑے تھے۔ میں بھی ان کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا سلام کے بعد پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ کہنے لگے: ہم جزائر کے باشندے ہیں۔ میں نے پھر ان سے کہا هل رائيتم الحياة ؟ کیا آپ نے زندگی دیکھی ہے؟ اس کا کیا رنگ ہے، وہ کہاں رہتی ہے اور اس کا گھر کیسا ہے؟ وہ میرے اس سوال پر حیرت زدہ ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگ گئے اور خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر یہی سوال کیا وہ پھر چپ چاپ کھڑے رہے۔ میں نے پھر "سورۂ ملک" کی یہ آیت تلاوت کی (الذی خلق الموت والحیاۃ) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ پھر میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ کیوں فرمایا ہے، اس نے موت پیدا کی اور زندگی؟ کیا موت زندگی سے پہلے ہے یا زندگی موت سے پہلے ہے؟ کچھ دیر سکوت کے بعد ان میں سے ایک نوجوان بولا میں اس آیت کا مفہوم سمجھ گیا ہوں۔ اس زندگی کے لئے بقا نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک مہلت ہے آخرت کی تیاری کے لئے۔ "فالحیاۃ حیاۃ الآخرۃ لیس لها انقطاع" زندگی تو آخرت ہی کی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

(کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون) (العنکبوت: ۵۷) "ہر ذی روح کو ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ پھر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے"۔ (کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامة) (آل عمران: ۱۸۵) "ہر ذی روح کو ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اس کے بعد قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا۔"

—— (کل شیٔ ھالك الا وجهه) (القصص: ۸۸) "ہر شے فانی ہے بجز اس کی ذات پاک کے"

—— (کل من علیها فان و یبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرام) (الرحمٰن: ۲۶) "زمین پر جو کچھ بھی ہے سب فنا ہونے والا ہے صرف آپ کے پروردگار کی ذات عظمت و احسان باقی رہنے والی ہے، وہ وقت بھی آئے گا ہر ذرہ فنا ہوگا۔ جس دم نہ کوئی ہوگا اس دم بھی خدا ہوگا،

یہ دنیا ہے رہے گا کون باقی —— خدا باقی ہے اور سب کو فنا ہے...... موت سب کے لئے مقدر ہے۔ (انك میت وانهم میتون) "بے شک آپ ﷺ بھی فوت ہونے والے ہیں اور یہ سب لوگ بھی مرنے والے ہیں" "فانك وایا هم في اعداد الموتی لان کل ماهو آت آت" (آپ بھی اور یہ سب لوگ مردوں میں شمار ہوتے ہو۔ اس لئے کہ وہ چیز جو آنے والی ہے (موت) وہ آنے والی ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ